

حَیَاةُ الْأَنْبِیَاءِ

تَصْنِیفُ

حَضْرَتُ إِمَامِ ابُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِهَقْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ترتیب و تقدیم

جَنَابُ مُحَمَّدٍ فَارُوقِ خَالِصِ نَارِضَوٰی
صَدِّیقِ حَقِّی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

ترجمہ و تخریج

حَضْرَتُ عَلَامَہِ مُحَمَّدِ عَبَّاسِ رَضَوٰی حَسَنًا
پاکستان



ناشر سُنَّی حَنْفِی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

نزدیواریا کانگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

e-mail : sunni_hanfi_organization@gmail.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حیاتِ الانبیاء فی قبورہم

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بہقی رضی اللہ عنہ

ولادت ۳۸۲ھ ————— وصال ۴۵۸ھ

ترتیب، تقدیم و تصحیح

جناب محمد فاروق خاں خاں خاں خاں

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

حسب فرمائش

عبدالوکیل رضوی حنا

(صدر رضا الیڈی، ناگپور برانچ)

ترجمہ و تخریج

حضرت علامہ محمد عباس رضوی حنا

پاکستان

ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

نزدیواریا کاتگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

حالات مصنف

حضرت امام ابو بکر احمد بن الحسين بن عبيد بن علي بن عبد الله بن موسى

از: جناب محمد فاروق خالصناضوی

صدری جونی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

نام و نسب :

کنیت ابو بکر، اسم گرامی احمد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ۔ آپ کی ولادت ماہ شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں بیہق میں ہوئی۔ بیہق ایک گاؤں کا نام ہے جو نیشاپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔ اس گاؤں کی نسبت سے ہی آپ بیہقی کہلائے۔
تحصیل علم :

اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی کو قبول علم، غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ انہوں نے دستور زمانہ کے مطابق پہلے اپنے شہر اور مضافات کے علماء سے علم حاصل کیا پھر وہ مزید علم و تفقہ حاصل کرنے کے لیے اسلامی شہروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ رحلت و سفر کے مصائب و مشکلات جھیلنے ہوئے پورے ذوق و انہماک کے ساتھ مقتدر علماء و فقہاء سے کسب علم کرتے رہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نیشاپور، بغداد، جبال، کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ و دیگر اسلامی شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے جن مقتدر علماء و مشائخ سے علم حاصل کیا ان کی تعداد کا احاطہ دشور ہے۔ چند اہم شیوخ کے نام یہ ہیں۔

امام عبد اللہ حاکم، ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابوطاہر بن حمش، ابوبکر بن فوزک، ابوعلی روز باری، عبد اللہ بن یوسف بن نامویہ، ابو عبد الرحمن سلمی، ہلال بن محمد، ابوالحسین بن بشران، ابن یعقوب ایادی، حسن بن احمد بن فراس، جناح بن نذیر۔ وغیرہ۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)

علم و فضل :

آپ تورع و زہد میں وہی خصائل رکھتے تھے جو علماء ربانین میں ہونے چاہیے۔ امام بیہقی قوت حفظ اور ثقاہت و اتقان میں امتیازی شان رکھتے تھے۔

حضرت امام ابن سبکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ ”امام بیہقی مسلمانوں کے ائمہ ہدایہ میں سے دین متین کے داعی تھے۔ وہ علم و فضل کے پہاڑ اور اپنے پورے دور میں عدیم المثال و یکتائے روزگار، میدان علم کے شہسوار، حاذق الفن، محدث سرعت فہم، جودت طبع اور ذہن کی دراکی میں بے نظیر تھے۔“
(تذکرۃ المحمدین، جلد ۲)

حافظ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کا تذکرہ ”الامام الحافظ صاحب التصانیف“ کے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ ”عندہ عوال و بورك له فی عملہ لحسن مقصدہ وقوة فہمہ وحفظہ۔“ یعنی آپ کے پاس عالی اسناد احادیث تھیں آپ کی حسن نیت، قوت فہم اور قابل رشک حافظہ کی وجہ سے آپ کے علم میں بے حد برکت ہوئی۔“ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)
صاحب مشکوٰۃ حضرت امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”امام بیہقی حدیث و فقہ کی واقفیت اور ان کی تدریس و تصنیف میں یگانہ روزگار تھے یہ امام ابو عبد اللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں حفاظ حدیث میں سے سات ایسے محدث گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر امام ابو محمد عبد الغنی ازدی (۴) امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابو عمر بن عبد البر نمری (۶) امام احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی۔ (مشکوٰۃ شریف، باب اسماء الرجال، صفحہ ۴۶۵)
امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”محدثین کا اتفاق ہے کہ امام حاکم کے شاگرد امام بیہقی حدیث کی طلب و تحری میں ان سے فائق تھے۔“ (تبیین کذب المفتری۔ صفحہ ۲۶۶)
علامہ ظہیر الدین بیہقی لکھتے ہیں۔ ”فن حدیث میں ان کا کوئی ہمسر اور ثانی نہ تھا ان کے زمانہ میں خراسان کے اندر کسی کو ان کی مرضی و سند کے بغیر حدیث بیان کرنے یا اس میں کسی قسم کے تصرف کرنے کی مجال نہ تھی۔“

امام بیہقی فقہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے، انہوں نے اس مکتب فقہ کی

تہذیب و تنقیح اور ترویج و اشاعت میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ انھیں فقہ اور فن حدیث و علل حدیث میں پوری مہارت تھی۔ خدائے تعالیٰ نے احادیث مختلفہ کے جمع کرنے کا انھیں خوب ملکہ عطا فرمایا تھا۔ محدث امام الحرمین (امام جوینی) نے ان کے بارے میں فرمایا۔ ”مامن شافعی الا وللشافعی علیہ منۃ الا البیہقی فان له علی الشافعی منۃ لتصانیفہ فی نصرۃ مذہبہ“ دنیا میں سوائے امام بیہقی کے اور کسی شافعی کا احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کی گردن پر نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تصانیف میں امام شافعی کے مذہب کی نصرت و تائید کی ہے اور اسی وجہ سے اس مذہب کا رواج دوبالا ہو گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)

امام ابن سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ۔ ”کوئی شافعی المذہب امام بیہقی کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔“

ایک وقت کے فقیہ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ ”آج میں نے کتاب فقیہ احمد (یعنی بیہقی) سے فلاں فلاں حدیث کا استفادہ کیا ہے۔“

محمد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور فقیہ ہیں فرماتے ہیں کہ۔ ”ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف اڑا جا رہا ہے اور اس کے گردا گرد ایک ایسا چمکتا ہوا نور ہے جو آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے میں نے دریافت کیا یہ کیا چیز ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ امام بیہقی کی تصنیفات کا صندوق ہے جو بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو گیا ہے۔“

تصانیف :

امام بیہقی فن حدیث میں یگانہ روزگار اور بے نظیر تھے ان سے بکثرت حدیثیں روایت کی گئیں اور انہوں نے اس فن میں متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ہیں۔ بقول علامہ سمعانی علیہ الرحمہ کے۔ ”امام بیہقی کے پاس احادیث کا بہت بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور انہوں نے متعدد بے مثال تصنیفات چھوڑی ہے۔“ امام بیہقی نے جس ذوق و شوق اور تلاش و جستجو کے ساتھ علوم و فنون کے گراں بہاں

موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹا ان کی نظیر معاصرین میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔ آپ نے جو ذخیرہ کتب لکھا ہے ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم میں بڑی برکت اور فہم میں کامل قوت عطا فرمائی تھی۔ انکی یادگار میں ایسی عجیب تصانیف موجود ہے جو ان سے پہلے لوگوں سے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ آپ کی مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہے۔ (۱) کتاب الاسماء والصفات (۲) دلائل النبوة (۳) السنن الکبیر

(۴) السنن الصغیر (۵) کتاب الاعتقاد (۶) شعب الایمان (۷) مناقب الشافعی (۸) الدعوات الکبیر

(۹) کتاب الخلافات (۱۰) مناقب الامام الاحمد (۱۱) احکام القرآن للشافعی (۱۲) الدعوات الصغیر

(۱۳) اثبات الرویۃ (۱۴) کتاب البعث والنشور (۱۵) الزہد الکبیر (۱۶) کتاب آلا داب

(۱۷) کتاب الاسری (۱۸) الاربعین (۱۹) فضائل الاوقات (۲۰) اثبات عذاب القبر (۲۱) الترغیب

والترہیب (۲۲) المصنف فی فضائل الصحابة (۲۳) کتاب المعارف (۲۴) کتاب الاسری

(۲۵) المعرفة (۲۶) حیات الانبیاء۔۔۔ وغیرہ۔۔۔ ابن خلکان لکھتے ہیں۔ تبلغ تصانیفه الف

جزء، ان کی تصانیف کی ضخامت ایک ہزار اجزاء تک پہنچتی ہے۔ (وفیات۔ جلد ۱، صفحہ ۴۶)

چند اہم تلامذہ :

آپ کے چشمہء علم سے سیراب ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے ان میں سے چند اہم

تلامذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری، ابو الحسن عبید اللہ بن محمد احمد، اسماعیل بن

احمد، ابو عبد اللہ فراوی، ابو القاسم شامی، ابو المعالی محمد بن اسماعیل فارسی، عبد الجبار بن عبد الوہاب دہان،

عبد الجبار بن محمد خوارمی، عبد الحمید بن محمد وغیرہم

وفات :

امام بیہقی کا وصال ہفتہ کے دن ۱۰ جمادی الاول ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور میں ہوا۔ ان

کو تابوت میں رکھ کر بیہق میں لایا گیا اور خسرو جرد میں دفن کیا گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔“

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔ ۱

(۱) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن الخلیل الصوفی فقال انباء ابو احد عبد الله بن عدی الحافظ قال ثنا قسطنطين بن عبد الله الرومی قال ثنا الحسن بن عرفة قال حدثني الحسن بن قتيبة المدائني ثنا المستلم بن سعيد الثقفي عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البناني عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الانبياء احياء في قبورهم يصلون : هذا حديث يُعَدُّ في افراد الحسن بن قتيبة المدائني وقد روى عن يحيى بن ابوبكر عن المستلم بن سعيد۔ ۱

حدیث نمبر : ۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز

(۲) وقد روى عن يحيى بن ابى بكر عن المستلم بن سعيد، وهو فيما اخبرنا الشقة من اهل العلم قال انباء ابو عمرو بن حمدان قال انباء ابو يعلى الموصلى ثنا ابو الجهم الازرق بن على ثنا يحيى بن ابى بكير ثنا المستلم بن

۱۔ مسند ابی یعلیٰ۔ ۱۴۷/۶، مجمع الزوائد۔ ۲۱۱/۸، فتح الباری۔ ۳۵۲/۶، مرقاة۔ ۲۴۱/۳، الجوهر المنظم۔ ۲۲، وفا الوفا۔ ۱۳۵۲/۴،

کتاب الاعلام۔ ۱۶۳/۲، الکامل۔ ۷۳۹/۲، القول البدیع۔ ۱۶۷، مدارج النبوة۔ ۴۴۷/۲، سعادة الدارين۔ ۱۸۰،

مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ۔ ۱۷۰، فیوض الحرمین۔ ۸۰، نیل الاوطار۔ ۲۴۸/۳

پڑھتے ہیں۔ ۱۔

سعيد عن الحجاج عن ثابت عن انس بن
مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا نبيا احياء في قبور
هم يصلون - ۱۔

حدیث نمبر : ۳

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوفہ
بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوالملیح حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم
السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز
پڑھتے ہیں۔ ۲۔

(۳) وقد روى من وجه آخر عن انس بن
مالك موقوفا اخبرنا ابو عثمان الامام رحمه
الله انباء زاهر بن احمد انباء ابو جعفر محمد
بن معاذ الماليني ثنا الحسين بن الحسن ثنا
مؤمل ثنا عبيد الله بن ابي حميد الهذلي عن
ابي المليح عن انس بن مالك : الا نبيا في
قبورهم احياء يصلون - ۲۔

حدیث نمبر : ۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

(۴) وروی کما اخبرنا ابو عبد الله الحافظ ثنا
ابو حامد بن علي الحسنوي املاء ثنا ابو
عبد الله محمد بن العباس الحمصي ثنا

۱۔ ۲۔ مسند ابی یعلیٰ - ۱۴۷/۶، مجمع الزوائد - ۲۱۱/۸، فیض القدر - ۱۸۴/۳، فتح الباری - ۳۵۲/۶، مرقاة - ۲۴۱/۳، الجوهر
المنظم - ۲۲، وفا الوفا - ۱۳۵۲/۴، کتاب الاعلام - ۱۶۳/۲، الکامل - ۳۹۲/۲، زرقانی علی المواہب - ۱۶۹/۶، سبل الہدی
والرشاد - ۳۶۰/۱۲، شفاء السقام - ۱۸۷، القول البدیع - ۱۶۷، مدارج النبوة - ۴۴۷/۲، سعادة الدارين - ۱۸۰، رسائل ابن
عابدین - ۲۰۲/۲، مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ - ۱۷۰، نیل الاوطار - ۲۴۸/۳، السراج الوہاج شرح مسلم - ۵۰۴/۱

ابو الربيع الزهراني ثنا اسماعيل بن طلحة بن
يزيد عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلي
عن ثابت عن انس رضي الله عنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم ، قال ان الانبياء لا
يتركون في قبورهم بعد اربعين ليلة و لكنهم
يصلون بين يدي الله عز وجل حتى ينفخ في
الصُّور - ۱

و هذا ان صح بهذا اللفظ، فالمراد
به والله اعلم لا يتركون الا هذا المقدار ثم
يكونون مصلين فيما يدي الله عز وجل كما
روينا في الحديث الاول -

ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”انبیاء کرام اپنی
قبروں میں چالیس روز کے بعد نہیں
چھوڑے جاتے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کے
حضور صور پھونکنے تک (یعنی قیامت تک)
نماز پڑھتے ہیں۔“ ۱۔

یہ حدیث اگر ان الفاظ کے
ساتھ صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس
مقدار (یعنی چالیس راتیں) چھوڑے
جاتے ہیں، پھر اپنے رب کے حضور نمازیں
پڑھتے ہیں جیسا کہ پہلی حدیث میں ہم نے
روایت کیا۔

حدیث نمبر : ۵

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے
اپنی ”جامع“ میں روایت کی ہے کہ ہمارے
شیخ نے حضرت سعید بن المسیب سے
روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ۔
”کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس راتوں سے
زیادہ نہیں ٹھہرتا یہاں تک کہ اسے اٹھالیا

(۵) فقد روى سفیان الثوري في ”الجامع“ قال
شيخ لنا عن سعيد بن المسيّب قال : ما مكث
نبي في قبره اكثر من اربعين ليلة حتى يرفعا -

جاتا ہے۔ ۱

حدیث نمبر : ۶

جیسا کہ ہم نے حدیث معراج وغیرہ میں روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا پھر دیگر تمام انبیاء کرام کے ساتھ بیت المقدس میں دیکھا، پھر آسمان میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۶) كما روينا حديث المعراج اذا النبي صلى الله عليه وسلم راى موسى عليه السلام قائماً يصلى فى قبره ثم راه مع سائر الانبياء عليهم السلام فى بيت المقدس ثم راى هم فى السموات والله تبارك وتعالى فعال لما يريد -

حدیث نمبر : ۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۷) ما اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن عبد الله بن بشران ببغداد انبانا اسماعيل بن محمد الصفار ثنا محمد بن عبد الملك الدقي ثنا يزيد بن هارون، ثنا سلمان التيمي عن انس بن مالك ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى به سر على موسى عليه السلام وهو يصلى فى قبره -

۱۔ اس روایت میں یہ الفاظ حضرت سعید بن المسیب کے ہیں۔ یہ کوئی حدیث مرفوع نہیں بلکہ اس روایت کا موضوع ہونا ائمہ محدثین نے بیان کیا ہے۔ دیکھئے القول البدیع - ۱۶۸، جذب القلوب - ۱۸۸، روح المعانی - ۲۸/۲۲ وغیرہ

حدیث نمبر : ۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”میں حضرت موسیٰ کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“ ۱۔

(۸) واخبرنا ابو الحسن بن بشران انباء اسماعیل انباء احمد بن منصور بن یسار الرمادی ثنا یزید بن ابی حکیم ثنا سفیان یعنی الثوری ثنا سلیمان التیمی عن انس قال : رسول الله صلى الله عليه وسلم مررت على قبر موسى وهو قائم يصلي في قبره - ۱۔

حدیث نمبر : ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں حضرت موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب آیا تو (میں نے دیکھا) وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“ ۲۔

(۹) اخبرنا ابو عبد الله الحافظ ثنا ابو العباس محمد يعقوب ثنا محمد بن عبد الله بن المنأوى ثنا يونس بن محمد المودب ثنا حماد بن سلمة ثنا سليمان التيمي و ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : أتيت موسى ليلة اسرى بي عند الكتيب الاحمر وهو قائم يصلي في قبره - ۲۔

حدیث نمبر : ۱۰

(۱۰) اخبرنا احمد بن علي الحربي ثنا

۱۔ ۲۔ یہ حدیث سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے، دیکھئے۔ صحیح مسلم۔ ۲۶۸/۲، مسند امام احمد۔ ۱۲۸/۳، سنن نسائی۔ ۲۲۲/۱، مصنف عبد الرزاق۔ ۵۷۷/۳، مسند ابو یعلیٰ۔ ۷۱/۶، صحیح ابن حبان۔ ۱۳۹/۱، حلیۃ الاولیاء۔ ۳۵۳/۶، فردوس الاخبار۔ ۲۵۶/۴، سیرت ابن اسحاق۔ ۲۹۷/۱، شرح السنہ۔ ۳۵۱/۱۳، طبرانی المعجم کبیر۔ ۹۱/۱۱، نوادر الاصول۔ ۴۰۹، الرسائل القشیر یہ۔ ۱۸، کتاب الزہد لامام احمد۔ ۹۵، السنن الکبریٰ للنسائی۔ ۴۱۹/۱، تاریخ اصحابان لابی نعیم۔ ۱۴۵/۲، کتاب الروح لابن قیم۔ ۷۴، شفاء السقام۔ ۱۸۳

حاجب بن احمد ثنا محمد بن يحيى ثنا
احمد بن خالد الوهبي ثنا عبدالعزيز بن ابي
سلمة عن عبدالله بن الفضل الهاشمي عن
ابي سلمه بن عبدالرحمن عن ابي هريرة قال
: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد
رايتني في الحجر وانا اخبر قريشا عن سراني
فساء لوني عن اشياء من بيت المقدس لم
اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط، فرفعه
الله لي انظر اليه ما يساء لوني عن شيء الا
انباء تهم به - ١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا جس
وقت میں قریش کو سفر معراج کی تفصیل بتا
رہا تھا۔ قریش نے بیت المقدس کی بعض
ایسی اشیاء کے متعلق مجھ سے سوال کیا جو
اس وقت میرے ذہن میں نہ تھیں۔ مجھے
اس وقت اتنی پریشانی ہوئی کہ اس سے
پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے
سامنے کر دیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا
اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دے
رہا تھا۔“ ١

حدیث نمبر : ١١

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے دنوں میں
افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم
علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں

(١١) ما اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا
ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا ابو جعفر
احمد بن عبد الحميد الحارثي ثنا الحسين بن
علي الجعفي ثنا عبدالرحمن بن يزيد بن جابر
عن ابي الا شعث الصنعاني عن اوس بن اوس
قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

افضل ايا كم الجمعة، فيه خلق آدم وفيه
قبض ، وفيه النفخة، وفيه الصعقة،
فاكثروا على من الصلوة فيه فان صلاتكم
معروضة على : قالوا وكيف تعرض صلاتنا
عليك وقد ادمت يقولون بليت، فقال ان
الله قد حرم على الارض ان تاكل اجساد
الانبياء عليهم السلام اخرجہ ابو داؤد
السجستاني في كتاب السنن، وله شواهد

نے انتقال فرمایا، اور اسی دن (قیامت کا)
صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھایا
جائے گا۔ اس لیے اس روز مجھ پر کثرت
سے درود شریف پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا
درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام
نے عرض کیا۔ ”ہمارا درود آپ پر کیسے پیش
ہوگا ! حالانکہ آپ تو ختم ہو چکے ہوں گے“
(جیسا کہ کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہو گیا)، تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ
نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام
علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔“ اس کو
ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن میں روایت کیا
اور اسکے کئی شواہد ہیں۔

حدیث نمبر : ۱۲

(۱۲) منها ما اخبرنا ابو عبد الله الحافظ ثنا
ابوبكر بن اسحاق الفقيه ثنا احمد بن علي
الابار ثنا احمد بن عبد الرحمن بن بكار
الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم حدثنی ابو رافع

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جمعہ کے روز مجھ پر

۱۔ سنن ابوداؤد۔ ۱۵۷/۱، نسائی فی المجتبیٰ۔ ۲۰۳/۱، ابن ماجہ، کتاب فرض الجمعہ۔ ۷۶، ابن ابی شیبہ۔ ۵۱۶/۲، مسند امام
احمد۔ ۸/۴، مستدرک امام حاکم۔ ۵۴/۴، صحیح ابن خزیمہ۔ ۱۱۸/۳، صحیح ابن حبان۔ ۷۸/۳، سنن دارمی۔ ۳۰۷/۱، شعب
الایمان۔ ۱۱۰/۲، دلائل البیۃ لابونعیم۔ ۵۶/۲، تاریخ دمشق لابن عساکر۔ ۱۵۷/۳، نوادر الاصول۔ ۳۸۶، نسیم الریاض
۵۰۲/۳، کتاب الاذکار لامام نووی۔ ۱۰۶،

عن سعيد المقبري عن ابي مسعود الانصاري
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال: اكثرو الصلاة على يوم الجمعة،
فانه ليس احد يصلي على يوم الجمعة الا
عرضت على صلاته، قال ابو عبد الله رحمه
الله: ابو رافع هذا هو اسماعيل بن رافع -^١

زیادہ کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس
دن جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس
کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔
اس حدیث میں ایک راوی ابو رافع ہے۔
ابو عبد اللہ (امام حاکم) نے کہا کہ یہ اسماعیل
بن رافع ہے۔^١

حدیث نمبر: ۱۳

(۱۳) اخبرنا علی بن احمد عبد ان الكاتب ثنا
احمد بن عبيد الصغار ثنا الحسن بن سعيد ثنا
ابراهيم بن الحج ثنا حماد بن سلمه عن يزيد
بن سنان عن مكحول الشامي عن ابي امامة
قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
اكثروا على من الصلوة في كل يوم جمعة
فان صلاة امتي تعرض على في كل يوم جمعة
فمن كان اقربهم مني منزلة -^٢

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ ”ہر جمعہ کے روز مجھ پر
کثرت سے درود پڑھا کرو اسلئے کہ میری
امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا
جاتا ہے۔ اب جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا
وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب
ہوگا۔“^٢

حدیث نمبر: ۱۴

(۱۴) اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن
علی السقاء الا سفرائنی قال حدثنی والدی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت

^١ مستدرک حاکم - ۲/۲۲۱، شعب الایمان - ۳/۲۲۱، کتاب الصلوٰۃ علی النبی - ۵۰، القول البدیع - ۱۵۹، جلاء الافهام لابن
قیم - ۴۱، - - - - -^٢ القول البدیع - ۱۵۸، شفاء السقام - ۴۹، فردوس الاخبار - ۱۰۵/۱، الترغیب والترہیب - ۲/۵۰۳

ابو علی ثنا ابو رافع اسامة بن علی بن سعید الرازی بمصر ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ حدثنا حکامة بنت عثمان بن دینار اخى مالک بن دینار قالت حدثنی ابی عثمان بن دینار عن اخیه مالک بن دینار عن انس بن مالک خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ”ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل موطن اکثرکم علی صلاة فی الدنیا من صلی علی فی یوم الجمعة وليلة الجمعة قضی اللہ له مائة حاجة سبعین من حوائج الاخرة وثلاثین من حوائج الدنیا یوکل اللہ ملکا یدخله فی قبری کما یدخل علیکم الہدایا ینخبرونی من صلی علی باسمہ و نسبه الی عشیرتہ فاثبتہ عندی فی صحیفۃ بیضاء - ۱

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”بے شک قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعرات اور جمعہ کو مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔ ستر حاجتیں آخرت میں اور تیس حاجتیں اس دنیا میں نیز ایک فرشتہ اس کا موکل بنا دیا جائیگا جو کہ اسکا درود لے کر اس طرح میری قبر میں آئیگا جیسے تمہارے پاس کوئی تحفہ و تحائف لیکر آتا ہے، جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا وہ فرشتہ مجھے اسکے نام نسب اور خاندان کی اطلاع و خبر دیتا ہے پس وہ درود میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں۔“ - ۱

حدیث نمبر : ۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

(۱۵) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروزبادی انباء

۱۔ شعب الایمان - ۱۱۱/۳، الترغیب والترہیب - ۵۲۵/۱، کنز العمال - ۵۰۶/۱، نور اللعنة فی خصائص الجمعة - ۱۰۳،

رواہ ابن بشکوال و ابویمن ابن عساکر و دیلمی فی مسند الفردوس کذا فی القول البدیع - ۱۵۶

ابو بکر بن داسۃ ثنا ابو داؤد ثنا احمد بن صالح قال قرأت علی عبد اللہ بن نافع قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ” لا تجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلو علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم ۔ ۱

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو“۔ ۱

حدیث نمبر : ۱۶

(۱۶) وفي هذا المعنى الحديث الذى اخبرنا ابو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار السكري ببغداد ثنا اسماعيل بن محمد الصفار ثنا عباس بن عبد الله الترقفي ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ ثنا حيوة بن شريح عن ابى صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : ” ما من احد یسلم علیّ الا ردّ اللہ روحی حتی ارُدّ علیہ السلام ۔ ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جب بھی کوئی مجھ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں“۔ ۲

۱ سنن ابی داؤد۔ ۲۷۹/۱، مسند امام احمد۔ ۳۶۷/۲، حلیۃ الاولیاء۔ ۲۸۳/۶، مسند ابی یعلیٰ۔ ۲۴۵/۱،

مصنف عبد الرزاق۔ ۷/۳، طبرانی المعجم کبیر۔ ۸۳/۳، مصنف ابن ابی شیبہ۔ ۳۴۵/۳، تاریخ الکبیر للبخاری۔ ۱۸۶/۳،

۲ ابو داؤد۔ ۲۸۶/۱، مسند اسحاق بن راہویہ۔ ۴۵۳/۱، مسند امام احمد۔ ۵۲۷/۲، شعب الایمان۔ ۲۱۷/۲،

طبرانی المعجم الاوسط۔ ۳۸۷/۳، الترغیب والترہیب۔ ۴۹۹/۲، تاریخ اصبحان۔ ۳۵۳/۲، الرسائل القشریہ۔ ۱۶،

حدیث نمبر : ۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کہ زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔“ ۱۔

(۱۷) و فی هذا المعنى الحديث الذى اخبرنا ابو القاسم على بن الحسن بن على الطهماني ثنا ابو الحسن محمد بن محمد الكارزى ثنا على بن عبدالعزيز ثنا ابو نعيم ثنا سفيان عن عبدالله بن السائب عن زاذان عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال :

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
” اِنَّ لِلّٰه عِزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْاَرْضِ يَبْلُغُونِي عَنْ اُمَّتِي السَّلَامُ - ۱۔

حدیث نمبر : ۱۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔ ”امت محمدیہ کا جو بھی فرد حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اس طرح درود شریف

(۱۸) و اخبرنا ابو الحسن بن بشران و ابو القاسم عبدالرحمن بن عبيد الله الحرقى قالوا انباء حمزه بن محمد بن العباس ثنا احمد بن الوليد ثنا ابو احمد الزبيري ثنا اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنه قال : ليس احد من امة محمد صلى الله عليه وسلم يصلى عليه صلاة الا وهى تبلغه ، يقول له الملك ، فلان يصلى عليك

۱۔ سنن نسائی۔ ۱۸۹/۱، مسند امام احمد۔ ۳۸۷/۱، مصنف ابن ابی شیبہ۔ ۵۱۷/۲، مصنف ابن عبدالرزاق۔ ۲۱۵/۲، صحیح ابن حبان۔ ۳۸۰/۳، مسند ابوالاعلیٰ۔ ۱۰۴/۵، متدرک الحاکم۔ ۴۲۱/۲، طبرانی معجم کبیر۔ ۲۷۰/۱۰، سنن دارمی۔ ۲۲۵/۲، شرح السنہ۔ ۱۹۷/۳، تاریخ بغداد۔ ۱۰۴/۹، کتاب الزہد۔ ۳۶۴، شعب الایمان۔ ۹۹۱/۲، حلیۃ الاولیاء۔ ۲۰۱/۴، تاریخ دمشق لامام ابن عساکر۔ ۱۶۵/۴، طبقات الشافعیہ۔ ۱۶۱/۱، رسائل القشیریہ۔ ۱۲، الوفا لابن الجوزی۔ ۱۸۰، شفاء السقام۔ ۱۸۲

حدیث نمبر : ۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“ ۱

ابو عبد الرحمن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ ۲

(۱۹) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسیٰ بن عبد اللہ الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابو عبد الرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعہ ومن صلی علی نائياً منه ابلغتہ ۲ ابو عبد الرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیہ نظر و قد مفی ما یوکدہ - ۳

حدیث نمبر : ۲۰

حضرت سلیمان بن تحیم (تابعی جو ثقہ راوی ہے) نے فرمایا کہ مجھے خواب میں رسول

(۲۰) واخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ انباء ابو عبد اللہ الصفار ثنا ابوبکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی

۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ - ۱۵۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ - ۱۶۹/۱، مسند البزار - ۷۴/۲، التاریخ الکبیر للبخاری - ۴۱۶/۶،

الکامل - ۱۷۴/۵، الترغیب والترہیب - ۳۱۹/۲، الجرح والتعديل ابن ابی حاتم - ۲۹۶/۶،

۲۔ الترغیب والترہیب - ۳۱۷/۲، شعب الایمان - ۲۱۸/۲، طبقات الشافعیہ - ۸۷/۱، رسائل القشیریہ - ۱۷،

۳۔ اس حدیث کا ایک راوی ابو عبد الرحمن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متہم بالوضع اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال - ۳۳۳/۴، الضعفاء الکبیر - ۱۳۶/۴، تہذیب الکمال - ۲۰۷/۱۷، الصارم المنکی - ۲۸۳،

الرجان عن سليمان بن سحيم قال: رایت
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقلت: يا
رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لاء
الذين يا تو نك فيسلمون عليك اتعقه
سلامهم؟ قال نعم واردٌ عليهم - ۱

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں
نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
جو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں
اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا
سلام سنتے اور سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ ہاں! ہم ان کے سلام کا جواب
بھی دیتے ہیں۔ ۱

حدیث نمبر : ۲۱

(۲۱) وما يدل على حياتهم ما اخبرنا ابو
عبد الله محمد عبد الله الحافظ اخبرني ابو
محمد المزني ثنا علي بن محمد بن عيسى
ثنا ابو اليمان انباء شعيب عن الزهري قال
اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن و سعيد بن
المسيب ان ابا هريرة رضي الله عنه قال :
استب رجل من المسلمين و رجل من
اليهود، فقال المسلم : والذي اصطفى
محمد على العالمين فاقسم بقسم فقال
اليهودي، والذي اصطفى موسى على

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہو گئی۔
مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں
فضیلت عطا فرمائی۔ اور یہودی بولا کہ اس
ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام
جہانوں پر فضیلت بخشی۔ اس پر مسلمان
نے یہودی کو زوردار طمانچہ مار دیا۔ یہودی

۱۔ الشفاء للقاضي عياض ۶۴۲/۲، شعب الایمان ۴۹۱/۳، تہذیب تاریخ دمشق ۳۶۵/۳، احیاء العلوم ۵۲۲/۴،
امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (مستدرک ۵۹۵/۲) امام ابو یعلیٰ نے کہا اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی
ہیں۔ (مجمع الزوائد ۲۱۱/۸)

العالمین فرفع المسلم عند ذلک یدہ فلطم
اليهودی، فذهب اليهودی الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاخیرہ بالذی کان من امرہ
وامر المسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تخیر رنی علی موسیٰ فانّ الناس یصعقون
فاکون اول من یفیک فاذا موسیٰ با طش
بجانب العرش فلا یدری اکان فیمن صعق
فأفاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عزوجل ۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا، اپنا اور مسلمان کا باہم ماجرہ سنایا۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے
موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ (صور)
کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور سب
سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا۔ اچانک میں
دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایا
پکڑے ہوں گے۔ میں از خود نہیں جانتا
کہ وہ بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں
گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا،
یا پھر ان میں سے ہوں گے کہ جن کو اللہ
تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ۱

حدیث نمبر: ۲۲

(۲۲) وفي الحديث الثابت عن الاعرج عن
ابی هريرة رضي الله عنه عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انه قال : لا تفضلوا بین انبیاء اللہ
تعالیٰ، فانه ینفخ فی الصور لیصعق من فی
السموات و من فی الارض الا من یشاء اللہ
نفخ فیہ اخرى فا کون اول من بعث فاذا

اور صحیح حدیث میں ہے جو کہ حضرت اعرج
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو باہم
ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ

۱۔ صحیح بخاری۔ ۳۲۵/۱، مسلم شریف۔ ۲۶۷/۲، ابوداؤد شریف۔ ۲۸۶/۲، مسند امام احمد۔ ۲۶۴/۲، مصنف ابن ابی
شیبہ۔ ۵۱۱/۱۱، مسند ابی یعلیٰ۔ ۵۲۰/۱۱، شرح السنہ۔ ۱۰۵/۱۵، طبرانی معجم اوسط۔ ۱۹۰/۱، السنن الکبریٰ للنسائی۔ ۴۱۸/۴

موسیٰ (آخذ) بالعرش، فلا ادري اخو سب
بصعقة يوم الطور ام بعث قبلى - ۱

و هذا انما يصح على ان الله جل ثنا
رد الى الانبياء عليهم السلام : ارواحهم فهم
احياء عند ربهم كالشهداء ، فاذا نفخ في
النفخة لأولى صعقوا ثم لا يكون ذلك موتا
فى جميع معانيه الا فى ذهاب الاستعار فان
كان موسى عليه السلام ممن استثنى الله
عز وجل بقوله : الا من شاء الله ، فانه
عز وجل لا يذهب باستعاره فى تلك
الحالة ويحاسبه بصعقه يوم الطور -

آخر كتاب حياة الانبياء عليهم
الصلاة والسلام والحمد لله رب العالمين
وصلى الله على سيدنا محمد واله وسلم -
یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ ۱

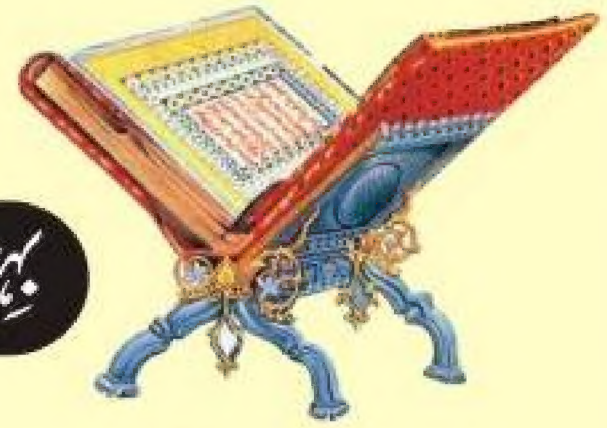
چنانچہ پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب پر غشی طاری ہوگی اور یہ کسی اعتبار سے موت نہ
ہوگی بلکہ محض شعور کھوجانے کا نام ہوگا۔ اب اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان،
الّا من شاء اللہ، سے مراد یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور طور کی
غشی میں ہی ان کا محاسبہ ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اب اس حالت میں ان کا شعور بھی کھوجانے نہیں دے گا۔

۱ صحیح بخاری۔ ۳۲۵/۱، مسلم شریف۔ ۲۶۷/۲، ابوداؤد شریف۔ ۲۸۶/۲، مسند امام احمد۔ ۲۶۴/۲، مصنف ابن ابی
شیبہ۔ ۵۱۱/۱، مسند ابی یعلیٰ۔ ۵۲۰/۱۱، شرح السنہ۔ ۱۰۵/۱۵، طبرانی معجم اوسط۔ ۱۹۰/۱، السنن الکبریٰ للنسائی۔ ۴۱۸/۴

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا
يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

عادت بنائے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ
کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے روزانہ کم از کم ایک
رُکوع مع ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی۔



بہترین کتابت میں ”کنز الایمان“ ہم سے حاصل کریں۔

درس عقائد و اعمال

ہفتہ
وادی

جناب محمد فاروق خالصناضوی

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناٹو

ہر پینچ رات ۱۰ بجے

بمقام
رضا اکیڈمی

قبرستان گیٹ کے پاس، مومن پورہ ناٹو